۷۸۶ ۹۱۷

سنی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف

مع تشریحات قدیری

اردو ترجمہ (بصیرۃ العرفان)

جلد اول

ہندی ترجمہ (سمنانی سمان)

باب

بیت الخلاء کا باب

سیدنا امیر اہل سنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم غوث زماں علامہ حافظ قاری مفتی

امام سید محمد انتخاب حسین قدیر اشرفی مداری

مترجم و مفسر و محدث مرادآبادی رضی اللہ تعالی عنہ

از قلم

Presents'

Madaarimedia.Com

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

﴿باب بیت الخلاء ترجمہ: بیت الخلاء کا باب﴾

(۳۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم لیٹرین کو تو نہ منہ کرو قبلے کو

وَلَاتَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ (رواہ البخاری المسلم)

اور نہ پیٹھ کرو قبلے کو اور لیکن مغرب کی طرف ہو جاؤ یا مشرق کی طرف ہو جاؤ۔

(۳۵۷) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَانَا يَعْنِیْ

ترجمہ: سیدنا حضرت سلمان رضی۔اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا ہم کو یعنی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ تَسْتَنْجِیَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ تَسْتَنْجِیَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم منہ کریں قبلے کو پیخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں داہنے ہاتھ سے یا استنجاء کریں

بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رواہ مسلم)

کم سے تین پتھروں سے یا استنجا کریں گوبر سے یا ہڈی سے۔

(۳۵۸) حدیث شریف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے بیت الخلاء میں تو فرماتے "اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تیری

مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

گندے جنوں سے اور گندی جنات سے"۔

(۳۵۹) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

ترجمہ: گزرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور نہیں عذاب دیئے جا رہے

فِیْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً

بڑی چیز کی وجہ سے لیکن ایک ان دونوں میں کا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور لیکن دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر لی پیارے نبی نے ایک تر شاخ

में से" मगर खोल दिये जाते हैं उसके लिये दरवाज़े जन्नत के आठों कि दाख़िल हो जाए जिस से चाहे।

305 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मेरी उम्मत बुलाई जाएगी रोज़े क़यामत कि आज़ा ए वुजू उसके चमचमा रहे होंगे, वुजू के असरात से, तो जो ताक़त रखे तुम में से यह कि बढ़ाए अपनी चमक को तो चाहिये कि करे।

306 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पहुँचेगा ज़ेवर मोमिन का वहाँ तक, जहाँ तक पहुँचेगा वुजू का पानी।

307 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सीधे रहो और हरगिज़ तुम क़ाबू न कर सकोगे और जान लो तुम कि सबसे अच्छी तुम्हारे आमाल में नमाज़ है और नहीं मुहाफ़ेज़त करता वुजू पर मगर ईमान वाला।

308 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने वुजू किया पाकी पर, लिखी जाती है उसके लिये दस नेकियाँ।

309 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब वुजू करे मोमिन बन्दा तो कुल्ली करे,-निकल जाएँगे गुनाह उसके मुँह से और जब पहुँचाए नाक में पानी, निकलेंगे गुनाह उसकी नाक से और जब धोएगा अपने चेहरे को निकलेंगे गुनाह उसके चेहरे से, यहाँ तक कि निकलें उसकी दोनों

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

(۳۵۶) خَلاء خالی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں آب دست لینے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ تمام کام تخلیہ وتنہائی میں ہوتے ہیں اسلئے اسکو خَلاء کہتے ہیں۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کو منہ یا پشت کرنا حرام ہے۔ مدینۂ منورہ میں قبلہ جانب جنوب ہے اور شام (بیت المقدس) جانب شمال ہے اسلئے وہاں کے لحاظ سے فرمایا کہ مشرق یا مغرب کو منہ کرلو مگر ہمارے ہاں قبلہ جانبِ مغرب ہے لہٰذا ہم لوگ جنوب یا شمال کو منہ یا پشت کرینگے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں چڑھا سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت کیلئے تو میں نے دیکھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کہ آپ قضائے حاجت فرما رہے ہیں پشت قبلہ کو ہے اور منہ ملک شام کی طرف۔ تو اسکے چند جوابات ہیں (۱) حدیث شریف میں جنگل یا آبادی کی کوئی قید نہیں ہے اسلئے اب جنگل ہو یا آبادی بہر دو جگہ اس موقع پر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے۔ (۲) جب قول وفعل میں تعارض ہو تو قول کو فعل پر ترجیح ہوتی ہے۔ (۳) جب اباحت وممانعت میں تعارض ہو تو ممانعت کو اباحت پر ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر کو دیکھنے میں چوک ہوگئی ہوگی چونکہ آپنے بعجلت نگاہ بچالی ہوگی یہ موقع بغور دیکھنے اور تحقیق کرنے کا نہ تھا۔ (۵) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی مذہب یہی تھا کہ آبادی میں بھی کعبہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کریں۔ (۶) چنانچہ سیدنا حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ جب ہم ملک شام پہونچے تو وہاں کی لیٹرینوں کے رخ قبلہ کی طرف تھے تو ہم استغفار پڑھتے تھے اور ان میں مُڑ کر بیٹھتے تھے۔ (۷) قبلہ کے آداب جنگل وآبادی میں یکساں ہیں۔ جنگل ہو یا آبادی دونوں میں قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکنا حرام ہے۔ (۸) جنگل ہو یا آبادی قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ہے۔ لہٰذا پیشاب پاخانہ کرنے میں قبلہ

رو ہونے کا حکم بھی بستی وصحرا کا ایک ہی ہے۔ (۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مذکورہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو۔ (۱۰) یہ ممانعت تعظیم کی قبلہ کی وجہ سے ہے اور تعظیم جنگل وبستی میں برابر ہے۔ جب ہزاروں میل فاصلے اور حجابات کے بعد تعظیم کعبہ شریف لازم ہے تو جان کعبہ روح قبلہ کی تعظیم کیلئے انکا ظاہری نگاہوں کے سامنے ہونا کیوں ضروری ہوگا۔ اسکے لئے تو انکا تصور ہی کافی ہے۔

(۳۵۷) قبلہ کو منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے میں کراہت تحریمی ہے۔ داہنے ہاتھ سے چھوٹا یا بڑا استنجاء کرنے میں کراہت تنزیہی ہے۔ تین ڈھیلے بڑے استنجے کے لئے لینا عام حالات میں مستحب ہیں اگر اس سے کم یا زیادہ ڈھیلوں سے صفائی ہو تو ان سے صفائی کرے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ومذہب یہ ہے کہ استنجے میں تین ڈھیلے شرط نہیں اگر کم میں بھی طہارت وصفائی ہوجائے تو دو بھی کافی ہیں۔ اور آپ کا یہ مسلک حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لیجانے والے تھے تو مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لاؤ تو میں نے دو تو ڈھیلے پائے اور ایک گوبر کا ٹکڑا تو پیارے رسول دونوں ڈھیلے تو لے لئے اور گوبر کا پھینکوا دیا (بخاری شریف) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ استنجے کیلئے دو ڈھیلے بھی کافی ہیں۔ تین ڈھیلے ہونا واجب نہیں۔ اگر ہوتے تو پیارے رسول گوبر کے ٹکڑے کی جگہ پھر ڈھیلا منگواتے۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ طاق عدد مستحب ہے۔ ہڈی جنات کی غذا ہے اور گوبر انکے جانوروں کی غذا ہے اور گوبر خود بھی ناپاک ہے اور ناپاک سے ناپاک پاک نہیں ہوگا۔ ہڈی اگر چکنی ہوتی ہے تو اس سے صفائی نہ ہوگی۔ اور اگر اس میں کوئی نوک وغیرہ ہوئی تو تو پھر زخمی ہونے کا خطرہ ہے۔ اس میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی شان رحمت کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے تو یاد آتے ہی فوراً قبلے سے پھر جائے۔

(۳۵۸) یہ دعاء بیت الخلاء میں جانے سے پہلے پڑھ لی جائے۔ داخل ہونے کے بعد نہ پڑھی جائے کیونکہ گندی جگہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ممنوع ہے۔ اور ننگے ہونے کے بعد تو بات کرنا ہی منع ہے۔ چونکہ وہاں گندے جراثیم رہتے ہیں اور وہ منہ کے راستے پیٹ میں داخل ہوکر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہئے جو بیت الخلاء میں بیٹھ کر بیڑیاں پیتے ہیں یا حقہ پیتے ہیں یہ عمل قابل نفریں ہے ایسے بدعمل لوگوں کے بارے میں یہ ہانکنا ''انکی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ'' گپ ہی گپ ہے۔ اس دعاء کا فائدہ یہ ہوگا کہ بیت الخلاء میں رہنے والے گندے جنوں کی شرارت سے محفوظ ہوجائے گا۔ اگر جنگل میں ہو تو جس قضائے حاجت سے فراغت کا ارادہ ہو تو یہ دعاء پڑھ لے پھر کپڑے سمیٹ کر ضرورت رفع کرے۔

(۳۵۹) پیشاب سے نہ بچنے کی چند صورتیں ہیں (۱) خود اسطرح پیشاب کرتا ہو کہ اپنے ہی پیشاب کی چھینٹوں سے اپنے آپکو نہ بچاتا ہو کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرتا ہو جیسا کہ آجکل پتلون چھاپ لوگ کرتے ہیں۔ (۲) یہ کہ ڈھیلے یا پانی سے صفائی ہی نہ کرتا ہو۔ پیشاب کیا اور یونہی اٹھ کھڑا ہوا۔ (۳) وہ شخص جسے قطرہ آتا ہے اور وہ دیر تک ڈھیلے سے استنجاء نہ کرے کہ جب تک قطرے کا خطرہ نہ ٹل جائے عضو کو جھاڑتا رہے۔ ان صورتوں میں اگر احتیاط کا دامن چھوڑ دیگا تو جسم وکپڑے گندے ہوجائینگے اور یہ عذاب قبر کا سبب ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیشاب فرمانے کے بعد ڈھیلا نہ لیا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ قوی تھے آپ کو قطرہ نہ آتا تھا اسلئے آپنے ڈھیلے کی ضرورت پیشاب کے بعد محسوس نہ فرمائی۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیشاب فرمانیکے بعد ڈھیلے سے استنجاء فرمایا کرتے تھے۔ حدیث شریف: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پیشاب فرماتے تو پونچھتے اپنے عضو تناسل کو دیوار سے یا ڈھیلے سے اور نہ چھوایا عضو تناسل کو پانی (مصنف ابن ابی شیبہ) سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لینا اس پر اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے (ازالۃ الخفاء) چغل خوری ایک کے سامنے دوسرے کی بات نقل کرنا فتنہ وفساد کی نیت ونظریے سے یہ بدترین گناہ ہے۔ حدیث شریف: جنت میں چغلخور داخل نہ ہوگا (بخاری شریف، مسلم شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر

فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا

تو چیرا اس کو آدھا آدھا پھر گاڑ دیا پیارے نبی نے ہر قبر پر ایک ایک۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟

فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (رواه البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ امید ہے کہ ہلکا کر دیا جائے ان دونوں قبر والوں سے عذاب جب تک نہ سوکھیں دونوں شاخیں۔

(۳۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچو تم دو لعنتی کاموں سے۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کیا ہیں دو لعنتی کام یا رسول اللہ؟

قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ۔ (رواه مسلم)

تو فرمایا پیارے رسول نے جو پیخانہ کرے لوگوں کے راستے یا ان کے سائے کی جگہ۔

(۳۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پئے کوئی تم میں سے تو نہ سانس لے برتن میں

وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور جب جائے بیت الخلاء تو نہ چھوئے اپنے پیشاب کے مقام کو اور نہ استنجاء کرے اپنے داہنے ہاتھ سے۔

(۳۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ (رواه البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو وضو کرے تو چاہیئے کہ ناک میں پانی لے اور جو ڈھیلے سے استنجاء کرے تو وہ طاق ڈھیلے لے۔

(۳۶۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لیجاتے بیت الخلاء تو اٹھاتا میں

وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور ایک خادم پانی کا برتن اور برچھی۔ استنجاء فرماتے پیارے رسول پانی سے۔

आँखों की पलकों के नीचे से फिर जब धोएगा अपने दोनों हाथों को, निकलेंगे गुनाह उसके दोनों हाथों से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके हाथों के नाखुनों के नीचे से, फिर जब मसह करेगा अपने सर का तो निकल जाएँगे गुनाह उसके सर से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके दोनों कानों से, फिर जब धोएगा अपने दोनों पाउवों को तो निकलेंगे गुनाह उसके दोनों पाउवों से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके दोनों पाउवों के नाखुनों से, फिर चलना उसका मस्जिद की तरफ़ और उसका नमाज़ पढना अजरो सवाब की ज़्यादती है उसके लिये।

310 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले गए क़ब्रिस्तान तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने "अस्सलामो अलैकुम ऐ जमाअते क़ौमे मोमिनीन, और बेशक हम भी अगर अल्लाह तआला ने चाहा तुम से मिलने वाले हैं, मेरी यह आरज़ू है कि मैं देख लेता हूँ अपने भाइयों को" सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया, क्या नहीं हैं हम आपके भाई या रसूलुल्लाह? प्यारे रसूल ने फ़रमाया तुम साथी हो मेरे, हमारे भाई वो हैं जो नहीं आए अभी तक, सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया, कैसे पहचानेंगे आप उनको जो नहीं आए हैं अभी तक आपकी उम्मत में से या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने, क्या राय है तुम्हारी? अगर कोई आदमी कि उसके घोड़े सफ़ेद हैं और हाथ पाँव और सर, दर्मियान में सख़्त काले घोड़ों के, तो क्या नहीं पहचानेगा वो आदमी अपने घोड़ों को, सहाबा

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ آپنے توریت شریف پڑھی ہے آپنے اس میں سب سے بڑا گناہ کونسا پڑھا ہے تو حضرت کعب احبار نے فرمایا ''چغل خوری کرنا'' حضرت عمر نے فرمایا کہ قتل سے بھی اسکا گناہ زیادہ ہے حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ چغل خوری سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور سماج میں اس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ طہارت ونفاست ستھرائی و پاکیزگی کا ہمیشہ ہی خیال رکھیں۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے (۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے کوئی چیز آڑ نہیں ہے کھلی ڈھکی ہر چیز آپکے پیش نظر ہے عذاب قبر میں ہورہا ہے اورزمین پر رہ کر اسکا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ شعر:

اللہ نے وہ علم دیا انکو انتخاب
تحت الثریٰ سے عرش تک انکی نظر میں ہے (یاحبیب)

(۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے مخلوق کے تمام چھپے کھلے افعال و اقوال پوشیدہ نہیں ہیں کون کب اور کیا کررہا ہے سبکی انہیں خبر ہے۔ فرمادیا کہ کون چغلی کرتا تھا اور کون پیشاب سے خود کونہیں بچاتا تھا۔ شعر:

آپکو اللہ نے بخشا ہے ایسا علم غیب
آپکی ہے دونوں عالم پر نظر یا مصطفےٰ (یاحبیب)

(۳) گناہ صغیرہ پر قبر وحشر میں بھی عذاب ہوسکتا ہے کہ چغلی گناہ صغیرہ ہے اور قبر میں عذاب ہورہا ہے۔ (۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں قبر پر ترسبز شاخیں گاڑیں تا کہ عذاب ہلکا ہوجائے۔ (۵) قبر پر ہار پھول وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ انکی تسبیحات سے مُردے کو راحت ملتی ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف سے ایک جماعت دلیل پکڑتی ہے قبر پر سبزہ اور پھول اور خوشبو ڈالنے کی (لمعات شریف) سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض حضرات ائمہ کرام نے ہمارے اصحاب میں سے فتوے دیا ہے کہ قبر پر ہار پھول خوشبو ڈالنے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت بریدہ ابن خصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نے فرمایا کہ ایک صحابی نے وصیت فرمائی تھی کہ رکھدیں میری قبر میں دو ہری شاخیں تا کہ نجات نصیب ہو (لمعات شریف جامع الاصول شریف) مومنین کی قبر پر ہار پھول ڈالنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ فقہ کی مشہور کتابوں کے حوالے بھی ملاحظہ فرمالیں: ہمارے بعض متاخرین اصحاب نے سنت ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ خوشبو اور پھول پڑجانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے اس حدیث شریف کی وجہ سے (طحطاوی علی مراقی الفلاح) ایک اور فقہی عبارت ملاحظہ فرمائیں: اس سے بھی اور حدیث شریف سے بھی ان چیزوں (ہار پھول پتی وغیرہا) کے قبور پر رکھنے کو مستحب فرمایا گیا ہے ۔اور قبور پر ہار پھول پتی خوشبو چڑھانے کو قیاس کیا جائیگا اس حدیث شریف پر جسکی عادت پڑگئی ہے ہمارے زمانے میں (شامی) سیدنا حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنے زیر اہتمام جو فتوے کی کتاب'' فتاوۂ ہندیہ عرف عالمگیری'' ترتیب دلائی تھی اسمیں ہے'' رکھنا پھول اور خوشبو کا قبروں پر اچھا ہے (عالمگیری) ایک حدیث شریف اور بھی ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ) جس شخص نے مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے اس میت کو بخش دیگا اور لکھے گا پھول ڈالنے والے کیلئے نیکی (شرح برزخ' ذوالفقار حیدریہ' وسیلۃ النجات) پھر یہ کہ اسلام کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے جسے خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ تو اس قانون کے مطابق بھی یہ درست ہے مکنپور شریف' اجمیر شریف' دہلی شریف' کلیر شریف' کچھوچھہ شریف' پیلی بھیت شریف' اور تمام اولیاء کرام کے آستانوں پر ہار پھول کا چڑھانا بھی اسکے مفید و مستحب ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔ (۶) جب سبزے کے ذکر سے تخفیفِ عذابِ قبر ہوتی ہے تو انسان کے ذکر کرنے سے تو بدرجۂ اولیٰ عذاب قبر میں نہ صرف یہ کہ تخفیف عذاب بلکہ عذاب کا دفعیہ ہوگا لہٰذا قبور کے پاس تلاوت قرآن کریم کرنا اور اذان دینا بھی درست ہے۔ البتہ'' ہر فرض سے اہم فرض'' نہیں ہے۔ (۷) ہر خشک وتر چیز ذکر الٰہی کرتی ہے مگر سبزے کی تسبیح وذکر سے مُردے کو راحت پہونچتی ہے ایسے ہی بے دین و بدعقیدہ کی تلاوت کا کوئی فائدہ نہیں

ہے۔ اس میں کفر کی خشکی ہے۔ مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔ (۸) گناہ گاروں کی قبور پر سبزہ ڈالنے سے عذاب ہلکا ہوگا اور بزرگان دین کی قبور پُرنور پر ہار پھول پیش کرنا انکے ثواب میں اضافے اور درجات میں بلندی کا زرین ذریعہ ہوگا۔ حلال جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہو۔ (۹) خشک ہونے کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ یہ عذاب قبر ہلکا کرنے کی تاثیر صرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے ہاتھوں کی برکت نہ تھی بلکہ اگر آج ہم بھی مومنین کی قبور پر سبزہ ڈالیں تو بھی یہی تاثیر ہوگی اور مقبور کو فائدہ پہونچے گا۔ (۱۰) بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں سے عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے (مرقاۃ شریف) (۱۱) زیارت کرنا صالحین کا قبور کی تخفیف عذاب کا وسیلہ ہے۔

(۳۶۰) ایسا راستہ جو عام گزرگاہ ہو وہاں پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور لوگ لعن طعن کریں گے اور اسی طرح جہاں لوگ عام طور پر سائے کیلئے دھوپ سے بچنے کیلئے بیٹھتے ہوں وہاں بھی پیشاب پاخانہ نہ کیا جائے۔ اس فعل سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی برا کہتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک کھجور کے باغ میں رفع حاجت فرمائی تو وہ جگہ عام لوگوں کے آرام کرنیکی جگہ نہ تھی۔ پانی کے گھاٹ' گزرگاہ عوام' اور کسی دوسرے کی زمین میں بنا اجازت مالک پاخانہ نہ کرے (مرقاۃ شریف) کیونکہ یہ اخلاقی جرم بھی ہے اور شرعی بھی۔

(۳۶۱) پانی پیتے میں سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دینا چاہئے تاکہ منہ سے تھوک وبلغم ناک سے رینٹ اور آنکھ سے آنسو پانی کے برتن میں نہ گر جائیں۔ نیز اندر سے جو سانس باہر آتا ہے اس میں اندر کی گرمی اور زہریلا مادہ ہوتا ہے جو پانی میں ملکر منہ کے ذریعے پیٹ میں جا کر بیماریوں کو جنم دیگا۔ چائے وغیرہ گرم چیزوں میں پھونکیں مارنا منع ہے کہ اس میں یہ خطرہ موجود ہے۔ اسلام میں نسبت کا احترام ایک مستقل عنوان ہے۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم یہ ہے کہ داہنا ہاتھ کھانے پینے اور تسبیحات کے شمار کرنے میں استعمال ہوتا ہے لہٰذا اسے گندے اور گھناؤنے کام میں استعمال نہ کیا جائے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ زبان آنکھ کان گناہوں میں استعمال نہ کرے یہ چیزیں ذکر اللہ' قرآن کریم کے دیکھنے اور سننے میں استعمال ہوتی ہیں۔ وہ لوگ اپنے حال پر غور کریں جو شراب بھی پیتے ہیں اور نام رسول بھی اسی گندے منہ سے لیتے ہیں جبکہ سیدنا حضرت علامہ عبدالرحمٰن نورالدین جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ شعر:

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

(ترجمہ) ہزار بار بھی دھولوں گلاب ومشک سے منہ
نہ ہوگا پورا ادب انکے نام لینے کا

(۳۶۲) وضو میں پانی لیکر ناک صاف کرنا سنت ہے اور پاخانہ کرنیکے بعد طاق ڈھیلوں سے استنجا کرے۔ طاق بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں جیسے ایک، تین، پانچ، سات، نو وغیرہ۔ طاق ڈھیلے لینا سنت ہے پانی سے استنجا کرنا کبھی فرض کبھی واجب کبھی سنت ہوتا ہے۔

(۳۶۳) دوسرے خادم سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یا سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سیّدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن کے ذمہ یہ خدمت تھیں پیارے نبی ﷺ ڈھیلوں کے استعمال کے بعد پانی سے طہارت فرماتے تھے۔ اور برچھی اسلئے ساتھ لیتے تھے کہ زمین سے ڈھیلا نکالنا ہوتو برچھی سے پھاوڑے کا کام لیا جائے اور اگر زمین سخت ہوتو زمین کو برچھی سے کھود کر نرم کرلیا جائے تاکہ پیشاب کی چھینٹوں سے حفاظت ہوجائے۔ یا پیشاب سے فارغ ہونیکے بعد آپ وضو فرماتے اور برچھی کا سترہ بناتے اور دو رکعت نماز نفل "تحیۃ الوضو" کے پڑھتے۔ یہ برچھی اور بھی دوسری ضرورتوں کے وقت کام آسکتی ہے۔ مسلمانوں کو اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور خود کو مسلح رکھنا چاہئے کہ کب اور کہاں کیا ضرورت پیش آجائے مسلح میدان پکڑتا ہے اور غیر مسلح میدان سے بھاگنے کا پلان بناتا ہے۔

(۳۶۴) پیارے نبی ﷺ انگوٹھی پہنے پہنے بیت الخلاء تشریف نہ لے جاتے یا تو اتار کر باہر ہی رکھ دیتے یا جیب مبارک میں رکھ لیتے

کیوں کہ اس میں محمد رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔ آپ اس سے مہر کا کام بھی لیتے تھے۔ جس چیز پر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعلیٰ یا دیگر حضرات انبیاء کرام کے اسمائے گرامی ہوں یا قرآن کریم کی آیات کریمہ کندہ ہوں یا حروف مقطعات ہوں ان چیزوں کو بیت الخلاء میں بلکہ کسی بھی گندی جگہ نہ لے جائیں۔ تعویذات کو اسی لئے موم جامہ کر کے اور حروف مقطعات یا قرآنی آیات کو انگوٹھی میں رکھ کر اسے شیشے یا پتھر سے بند کر کے پہنتے ہیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ وہ لوگ عبرت کے کان کھولیں اور اس نصیحت کو قبول کریں جو گلے میں نقوش بغیر کسی غلاف کے اور انگوٹھی میں نقوش بلا غلاف کے پہنتے ہیں اور پھر ناپاک اور گندی جگہ جاتے ہیں وہ کتنے بڑے پاپ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور کیسی بھیانک بے ادبی ان سے سرزد ہو رہی ہے۔

(۳۶۵) جب پیارے نبی ﷺ کسی چٹیل میدان میں رفع حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے یا کسی درخت و دیوار یا گڑھے کی آڑ لیتے۔ ایسی آڑ کافی ہے جو بیٹھے ہوئے آدمی کو چھپا سکے اور پردہ ہو سکے۔ دوسرے کی دیوار کی آڑ میں اسکی اجازت کے بغیر بھی پیشاب کیا جا سکتا ہے جب کہ مکان والے کی بے پردگی کا خطرہ نہ ہو اور نہ ہی اسے کوئی ایذاء پہنچے اگر ایسا ہے تو ممنوع ہے، ایسے ہی اگر اس مالک نے دیوار پر لکھ کر لگا دیا ہو کہ ''یہاں پیشاب کرنا منع ہے'' تو بھی وہاں پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ پیشاب کیلئے نرم زمین ہونا چاہئے پاخانے کیلئے نہیں۔

(۳۶۶) پیارے نبی ﷺ نے جس دیوار کی آڑ میں پیشاب فرمایا وہ دیوار کسی کی مِلک نہ ہوگی کیوں کہ پیشاب میں تیزابیت ہوتی ہے اور وہ دیوار کو نقصان پہنچائے گی کیوں کہ پیشاب کی تیزابیت دیوار کو گلا دیگی اسلئے پیارے نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ کوئی کسی کی دیوار کی جڑ میں پیشاب نہ کرے تاکہ کسی کی عمارت کو نقصان نہ پہنچے البتہ اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو تو پھر پیشاب کر سکتا ہے وہ اجازت چاہے حقیقتاً ہو یا حکماً۔ آج کل تو یہ قیامت ہے کہ کتنی دیواروں پر لکھا ہوتا ہے کہ ''یہاں پیشاب کرنا سخت منع ہے'' مگر پھر بھی اس کو ''مترالیہ'' بنالیا جاتا ہے اور حق العبد کے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہر مومن کو چاہئے کہ پیشاب کرنے سے پہلے نرم جگہ بھی دیکھے کہ چھینٹ اُڑ کر بدن یا کپڑوں تک نہ پہنچے۔ فقیر قدیری نے ایک غیر مقلد ''اہل حدث'' کو دیکھا کہ تقریباً دو فٹ لمبی داڑھی رکھے ہوئے تھا پیشاب کرنے بیٹھا تو داڑھی کو اس نے ران اور پیٹ کے درمیان دبالیا اچانک گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور نالی اور پیشاب کی دھار کی زینت ہوگئی اور یہ سنت سے زیادہ لمبی داڑھی سکھوں جیسی موت میں تر بہ تر ہوگئی اور پھر اس نے کرتے کو بھی اپنی نحوست و نجاست سے ملوث کرڈالا۔ باقی تفصیلات داڑھی سے متعلق داڑھی کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۶۷) یہ ہے عظمت سیرت کہ آپ نے بیت الخلاء کے بھی آداب سکھائے ہیں کہ رفع حاجت کرنے والا مکان میں ہو یا صحرا میں بلا ضرورت ستر کھولنا جائز نہیں ہے اور ستر کھولنے کی ضرورت جب ہی پڑتی ہے کہ جب آدمی زمین سے قریب ہوتا ہے کھڑے کھڑے ننگا ہو جانا شرعاً بھی گناہ ہے اور اخلاقاً بھی گناہ ہے کیوں کہ بے پردگی کا باعث ہے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ تنہائی میں بھی بلکہ اندھیرے میں بھی بلاضرورت ننگا نہ رہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہئے۔

(۳۶۸) کرم، شفقت، نوازش، عنایت تعلیم و تربیت اولاد کی باپ پر لازم ہے اسی طرح میں بھی پوری امت کا بعض احکام شرعیہ میں پدر بزرگوار کی طرح ہوں۔ تمام لوگوں کے والدین پیارے نبی ﷺ کی پیاری نعلین شریفین پر قربان۔ اس لئے پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات بحکم قرآن مسلمانوں کی مائیں ہیں کہ ان سے نکاح کرنا ہمیشہ کیلئے حرام اور کسی عورت کو آپ سے پردہ کرنا فرض نہیں ہے اس لئے تمام ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی مومن کو رذیل وذلیل کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہنا حرام ہے یہ حدیث شریف مسلک امام اعظم کی دلیل واضح ہے کہ مکان ہو کہ جنگل بوقت رفع حاجت احترام وتعظیم کعبہ ضروری ہے کعبہ شریف اگرچہ نگاہوں کے سامنے نہ ہو بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ تعظیم کیلئے نگاہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے وہ اپنی نادانی کا علاج اس حدیث شریف کے ذریعے بھی کرسکتے ہیں۔ حدیث شریف نمبر ۳۵۷ کی تشریحات قدیری میں بخاری شریف کی حدیث

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۳۶۴) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے بیت الخلاء تو اُتار دیتے اپنی انگوٹھی کو۔

(۳۶۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ (رواہ احمد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب ارادہ فرماتے قضائے حاجت کا تو چلے چلے جاتے یہاں تک کہ نہ دیکھ پاتا کوئی پیارے نبی کو۔

(۳۶۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبُوْلَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوموسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا میں پیارے نبی ﷺ کیساتھ ایک دن تو ارادہ فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ پیشاب فرمائیں

فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو تشریف لیگئے زمین کی دیوار کی طرف جڑ میں تو پیشاب فرمایا پھر فرمایا جب ارادہ کرے کوئی تم میں سے پیشاب کرنیکا تو کھوج کرے نرم زمین کی اپنے پیشاب کیلئے

(۳۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے نبی ﷺ جب ارادہ فرماتے تھے قضائے حاجت کا

لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد والدارمی)

نہ اٹھاتے اپنے کپڑوں کو یہاں تک کہ قریب ہو جاتے زمین سے۔

(۳۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے باپ اپنے بیٹے کیلئے، تعلیم دیتا ہوں میں تم کو

اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَنَهٰى

جب جاؤ تم بیت الخلاء تو نہ منھ کرو قبلے کو اور نہ پیٹھ کرو قبلے کو اور حکم فرمایا تین پتھروں کا اور پیارے نبی نے منع فرمایا

عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رواہ ابن ماجۃ والدارمی)

گوبر سے اور ہڈی سے اور منع فرمایا اس سے کہ استنجاء کرے آدمی اپنے داہنے ہاتھ سے۔

ए किराम ने अर्ज़ किया, हाँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक वो उम्मती आएँगे चकमते जगमगाते वुजू के असरात से और मैं उनकी पेशवाई फ़रमाउँगा हौज़े कौसर पर।

311 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं वो पहला हूँ इजाज़त दी जाएगी जिसको सजदा करने की रोज़े क़यामत और मैं ही वो प्रहला हूँ इजाज़त दी जाएगी जिसको यह कि उठाए सर को तो देखुँगा मैं उस तरफ़ जो मेरे आगे होगी (भीड़) तो पहचान लूँगा अपनी उम्मत को, उम्मतों के दर्मियान और देखुँगा अपने पीछे भी उसी तरह और अपने दाएँ उसी तरह और अपने बाएँ उसी तरह, तो एक शख़्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, कैसे पहचानेंगे आप अपनी उम्मत को दर्मियान हज़रते नूंह अलैहिस्सलाम की उम्मत और अपनी उम्मत के? फ़रमाया प्यारे नबी ने वो जगमगाते झिलमिलाते होंगे वुजू के असरात से, नहीं होगा और कोई ऐसा चकमता जगमगाता उनके अलावा और पहचान लूँगा मैं उनको बेशक वो आएँगे तो दिये जाएँगे उनके आमाल नामे उनके दाहिने हाथों में और पहचान लूँगा मैं उनको कि दौड़ रही होगी उनके आगे उनकी औलाद।

312 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कामिल वुजू उसका जिसने नहीं ज़िक्र किया अल्लाह तआला का नाम वुजू के शुरू में।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

شریف پیش کی گئی کہ پیارے نبی نے دو ڈھیلوں سے استنجے پر قناعت فرمائی۔ سوائے ان ممنوعہ چیزوں کے ہر اس چیز سے استنجا کرنا جائز ہے جو صفائی کر سکے جیسے لکڑی، پتھر، ڈھیلا وغیرہم البتہ کاغذ سے استنجا ممنوع ہے خواہ کاغذ سادہ ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ اس پر اللہ و رسول کا نام و کلام لکھا تو جا سکتا ہے لہٰذا اس سادے کاغذ کی بھی تعظیم کی جائیگی۔ کوئی نادان یہ نہ کہدے کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہے اللہ و رسول کا نام کہاں لکھا ہے اللہ و رسول کا کلام کہاں لکھا ہے۔ تعظیم کیلئے نگاہوں کے سامنے ہونا ضروری نہیں ناپاک سے ناپاک کو پاک کرنا یہ وہابی فلسفہ ہے۔ ناپاک، پاک سے پاک ہوگا۔ لہٰذا گوبر سے طہارت نہ ہوگی نوکیلی یا دھاردار چیز سے بھی استنجا نہیں کیا جائیگا کیوں کہ اس سے ضرر و تکلیف کا اندیشہ ہے اسی طرح شیشے اور کانچ سے بھی استنجا نہ کیا جائیگا کہ اندیشۂ ضرر ہے۔ انسانوں اور جنات کی غذاؤں سے بھی استنجا کرنا ممنوع ہے جیسے روٹی یا اسکے سوکھے ٹکڑے، گھاس، بھوسہ، کوئلہ، پتے، چارہ، سبزی وغیرہا یہ سب چیزیں قابل حرمت ہیں۔ یہ بھی تعظیم کا عنوان ہے۔ روٹی وغیرہ سے استنجا نہ کیا جائے اور داہنے ہاتھ سے بھی استنجا نہ کیا جائے یہ بھی تعظیم کا باب ہے اسلام میں تعظیم محبوب و مرغوب و مطلوب ہے۔

(۳۶۹) پیارے نبی ﷺ داہنے ہاتھ سے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے اور پہلے اسی کو دھوتے اسی سے کھانا کھاتے اور پانی پیتے۔ کسی کو کوئی چیز لینی دینی ہوتی تب بھی داہنا ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔ ناک صاف کرنا استنجا کرنا اس قسم کے کام جس سے دل کراہت محسوس کرے ناک میں پانی داہنے ہاتھ سے ڈالے مگر ناک سنکے بائیں ہاتھ کے سہارے سے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دینی کتابیں داہنے ہاتھ سے پکڑنا چاہئیں اور جوتا بائیں ہاتھ سے (مرقاۃ شریف)

(۳۷۰) تین پتھروں کا حکم استحبابی ہے کہ عام حالات میں تین کافی ہوتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ صفائی ہو کہ نہ ہو پتھر تین ہی ہوں بلکہ اگر تین سے زیادہ پتھروں سے صفائی ہو تو پھر زیادہ کا استعمال کرنا ہی ہوگا کیوں کہ صفائی ہی اصل مقصود ہے البتہ طاق عدد سنت ہے۔ پتھر اور ڈھیلے ایسے ہوں جن میں نجاست کو چوسنے کی صلاحیت ہو۔ ریلوے لائن کے اردگرد جو پتھر ہوتے ہیں وہ عموماً چکنے ہوتے ہیں اور ان میں چوسنے اور جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے استنجے میں یہ پتھر کافی نہ ہونگے۔ ڈھیلوں اور پتھروں سے کامل صفائی کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے۔

(۳۷۱) ہڈیاں جنات کی غذا ہیں اور گوبر انکے جانوروں کی جب مومن جنات کے جانوروں کی خوراک کا اسقدر خیال ہے تو ہمارے جانوروں کی خوراک کا بھی ضرور احترام ہوگا۔ حدیث شریف میں جنوں کو بھائی فرمایا گیا ہے لہٰذا مسلمان جن مراد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب جنات ہڈی اٹھاتے ہیں تو ان پر گوشت پاتے ہیں اور جب انکے جانور گوبر میں منہ لگاتے ہیں تو وہ اس میں وہ دانے پاتے ہیں جس سے کہ یہ گوبر بنا ہے۔

(۳۷۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت رویفع کو طویل عمر کی خبر دے کر اس بات کا اعلان فرمادیا کہ پیارے رسول ﷺ کو لوگوں کی زندگی و موت کا حال سب پتہ ہے کس کی کتنی عمر ہے کون کب مریگا کون کہاں مریگا پیارے نبی کو ہر خبر کی خبر ہے۔ شعر:

ہر ایک شی پہ تری نظر ہے
ہر اک خبر کی تجھے خبر ہے (انتخاب قدیری)

جہلاء عرب میدان جنگ میں اپنی اکڑفوں کی نمائش کرنے کیلئے اپنی داڑھیوں میں گرہ لگاتے تھے جیسے کچھ لوگ لمبی لمبی موچھیں رکھ کر ان میں گرہ لگاتے تھے۔ ایسا بھی ہے کہ اہل عرب جس کی ایک بیوی ہوتی تو وہ اپنی داڑھی میں ایک گرہ لگا کر اس بات کا اعلان کرتا کہ میں ایک بیوی والا ہوں اور جسکے دو بیویاں ہوتیں تو وہ اپنی داڑھی میں دو گرہ لگا کر اپنی دو بیویاں ہونے کا پرچار کرتا۔ کیوں کہ داڑھی کے سیدھے بالوں کو گھنگریالے کرنے کیلئے یہ عمل کرتے اس سے تخلیق میں تغیر کرنا بھی لازم آتا ہے اس سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ کیوں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے اور داڑھی میں کنگھا کرنا بھی سنت ہے تو جب داڑھی میں گرہیں لگا دی جائینگی تو یہ سنت بھی ترک ہو جائیگی ترک سنت کی قباحت بھی دامن گیر ہوگی۔ نظر بد سے بچانے کیلئے گھوڑوں اور بچوں کے گلے میں تانت کے یا بتوں کے نام کے دم کئے ہوئے دھاگے کفار باندھتے تھے یہ بھی ممنوع ہے۔ آیات

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۳۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا داہنا ہاتھ پیارے رسول اللہ ﷺ کا اپنے وضو کیلئے

وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔ (رواہ ابوداؤد)

اور اپنے کھانے کیلئے اور تھا پیارے نبی کا بایاں ہاتھ اپنے استنجے کے واسطے اور ان کے واسطے جو مکروہ کام ہیں۔

(۳۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جائے کوئی تم میں کا پیخانے کو چاہیئے کہ لیجائے اپنے ساتھ

بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی)

تین پتھروں کو کہ استنجاء کرے ان سے، یہ کافی ہوں گے اس کو۔

(۳۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ استجاء کرو تم گوبر سے اور نہ ہڈی سے اس لئے کہ یہ

زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

غذا ہے تمہارے بھائیوں کی جنوں میں سے۔

(۳۷۲) حدیث شریف: عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَارُوَيْفِعُ

ترجمہ: سیدنا حضرت رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے رویفع!

لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى

امید ہے کہ زندگی لمبی ہوگی تمہاری میرے بعد، تو بتادینا لوگوں کو جو گرہ لگائے اپنی داڑھی میں یا ہار ڈالا اپنے گلے میں تانت کا یا استنجاء کیا

بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْهُ بَرِيْئٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

کسی جانور کی نجاست سے یا ہڈی سے تو بیشک محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں

---

313 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम कपड़े पहनो और जब तुम वुजू करो तो शुरू करो अपने दाहिने से।

314 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ठीक ठाक चलो और हरगिज़ क़ाबू न कर सकोगे और जान लो सबसे अच्छा तुम्हारे आमाल में नमाज़ है और नहीं पूरी निगरानी करता वुजू पर, मगर ईमान वा ला।

315 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी, उन्होंने फ़रमाया मैं सोया अपनी ख़ाला हज़रते मैमूना के पास एक रात तो उठे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रात को, पस जब कुछ रात गुज़री तो उठे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो वुजू फ़रमाया एक पुरानी मश्क से जो लटकी हुई थी, हल्का वुजू, हज़रते उमर वुजू हल्का होने को बयान फ़रमाते थे, फिर खड़े हुवे नमाज़ अदा फ़रमाई, फिर मैंने वुजू किया उसके मिस्ल जैसा कि वुजू फ़रमाया प्यारे रसूल ने और फिर आया मैं तो खड़ा हो गया मैं प्यारे रसूल के बाएँ दस्ते मुबारक को, हज़रते सुफ़ियान फ़रमाते कभी अपनी बाईं तरफ़ तो फेर दिया मुझको प्यारे रसूल ने अपनी दाहिनी तरफ़, फिर नफ़्ल नमाज़ पढ़ी जितना अल्लाह तआला ने चाहा, फिर प्यारे नबी करवट के बल लेटे तो सो गए, यहाँ तक कि सोने की आवाज़ होने लगी, फिर आया बारगाहे रिसालत में मोअज़्ज़िन तो इत्तिला दी प्यारे रसूल को नमाज़ की, तो तशरीफ़ ले गए प्यारे नबी मौअज़्ज़िन के साथ नमाज़ को, तो नमाज़ अदा

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا اسمائے نبویہ یا دعاؤں کے تعویذات اور گنڈے باندھنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ اس حدیث شریف کو حیلہ و آڑ بنا کر تعویذوں اور گنڈوں کو منع کرنا نری جہالت و سفاہت ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گنگا کے پانی کی تعظیم اور بہ نیت تعظیم اسکا پانی پینا کفر ہے اور زمزم شریف کے پانی کی تعظیم رکن ایمان ہے۔ زم زم شریف کا پانی کھڑے ہو کر تعظیماً پینا چاہئے کہ نبی کے قدموں کا فیضان ہے۔ بتوں کے احکام بزرگان دین پر نافذ کرنا بے ایمان ہونیکی علامت ہے۔ ایک معنیٰ یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ اس ڈورے میں گھنگرو یا گھنٹی باندھ دیتے تھے جس سے ان کے چلنے میں آواز نکلتی تھی اس سے بھی منع فرما دیا گیا۔ گناہِ صغیرہ بھی کبھی پیارے نبی ﷺ کی ناراضی کا سبب بن جاتا ہے کیوں کہ یہ تمام مذکورہ تینوں گناہ، گناہ صغیرہ ہیں۔ مسلمانوں کو جاہلیت والے کاموں سے بچنا چاہئے۔

(۳۷۳) آنکھوں میں سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سلائیاں سرمے کی پہلے داہنی آنکھ میں لگائی جائیں اور پھر تین سلائیاں سرمے کی بائیں آنکھ میں لگائی جائیں۔ پیارے نبی ﷺ رات کو سوتے وقت اسی طرح اپنی چشمان کرم میں سرمہ لگاتے تھے اس سنت کریمہ پر عمل کرنے والا انشاء المولی القدیر بفیضان سنت کبھی اندھا نہ ہوگا۔ سرمے کی تین تین سلائیں لگانا سنت مستحبہ ہے اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو گنہگار نہ ہوگا۔ تو اب کسی مولوی کا دھرم ماننا ہر فرض سے اہم فرض کیسے ہوسکتا ہے۔ سرمہ لگانے میں طاق عدد صرف تین ہی سنت ہے پانچ یا سات طاق عدد مسنون نہیں ہیں۔ بڑے استنجے میں تین ڈھیلوں کا لینا بھی مستحب ہے اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو زیادہ لے لے اور اگر کم میں کام ہو جائے تو کم سے بھی کام چلے گا۔ اگر طاق نہ ہوں بلکہ جفت و جوڑ ہوں یعنی دو یا چار یا چھ ڈھیلے ہوں تب بھی کوئی گناہ نہیں کیوں کہ مقصود صفائی ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تین ڈھیلوں کا استعمال بڑے استنجے میں واجب نہیں۔ اگر تین ڈھیلوں سے واجب ہوتا تو پھر کمی یا زیادتی میں ترک واجب لازم آتا جو بلا شبہ گناہ ہوتا مگر پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلوں کی تعداد میں کمی یا زیادتی کرنے میں کوئی گناہ نہیں لہٰذا تین ڈھیلوں کا استعمال کرنا واجب نہیں یہ تعداد صرف مستحب ہے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے جو احادیث کریمہ کے عین مطابق ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

خلال کے ذریعے دانتوں سے جو کھانے کے اجزاء نکالے جاتے ہیں کبھی کبھی انکے ساتھ خون بھی نکل آتا ہے تو اگر خون کے نکلنے کا صرف احتمال ہو یعنی شک و شبہ ہو یقین نہ ہو تو اسکے نگل لینے میں کوئی قباحت نہیں اگر خون نکلنے کا یقین ہو تو اس کا نگلنا حرام و ناجائز ہے کیوں کہ بہتا ہوا خون نجس و حرام ہے۔ اس فرمان عالیشان سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ بہتا ہوا خون جسم میں داخل کرنا ناجائز ہے جیسے پیشاب پاخانہ جسم میں داخل کرنا ناجائز ہے کہ یہ نجس ہیں۔ لوگوں کے سامنے آڑ کرنا فرض ہے اور تخلیہ و تنہائی میں آڑ کرنا مستحب ہے کیونکہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اسی لئے تنہائی میں بھی ننگا رہنا ممنوع ہے۔ ریت کے ڈھیر کی طرف پشت کرنے میں حکمت یہ ہے کہ آگے کا پردہ تو دامن وغیرہ سے کیا جاسکتا ہے اور پیچھے کا پردہ ذرا مشکل ہوگا ورنہ آگے پیچھے دونوں ہی جانب کا پردہ کرنا ضروری ہے۔ شیطان کے کھیلنے سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو ننگا دیکھ کر ہنستا ہے اور وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ لوگ اسکے ننگے جسم کو دیکھیں جہاں یقین ہو کہ لوگ اس کو ننگا دیکھیں گے تو پردہ کرنا ضروری ہے اگر پردہ نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر ضرورتاً مجبوراً ایسی جگہ رفع حاجت کیلئے بیٹھنا پڑ ہی گیا تو پھر دیکھنے والے گناہگار ہونگے کہ لوگوں کو اس کی طرف سے نظر پھیرنا ضروری ہے پیارے نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ غیرت و حمیت شرم و حیا کا خوبصورت مرقع ہے۔

(۳۷۴) یہ ممانعت تنزیہی ہے یوں بھی کسی نفاست پسند طبیعت سے بعید ہے کہ وہ ایسی جگہ کہ جہاں پیشاب کیا ہے وہیں نہا بھی لے اور وضو بھی کرے کیوں کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اسکے دل میں یہ وسوسہ جنم لے گا کہ غسل کرتے ہیں گندے پانی کی چھینٹ میرے بدن پر تو نہیں آ گئی ہے اور پھر اس وسوسے پر دوسرے وسوسے بھی اُگنے لگتے ہیں کہ کپڑوں پر ناپاک چھینٹ تو نہیں آ گئی ہے کہیں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۳۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سرمہ لگائے تو چاہیئے کہ طاق سلائیاں لگائے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا

وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ

اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ اور جو استنجاء کرے تو طاق کرے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور جو کھائے

فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ

پھر جو خلال سے نکالے تو پھینک دے، اور جو نکالے اپنی زبان سے تو وہ نگل لے، تو جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

اور جو جائے پیخانے کو تو آڑ کرے پھر اگر نہ پائے آڑ بجز اسکے کہ ریت کا ڈھیر اکھٹا کرے تو چاہیئے کہ پیٹھ کرے اس ڈھیر کی طرف اسلئے کہ شیطان

يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ والدارمی)

کھیلتا ہے اولادِ آدم کے پیخانے کے مقام سے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی پاپ نہیں۔

(۳۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا اپنے غسل خانے میں، پھر غسل کرے

فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔ (رواہ ابو داؤد)

اس میں، یا وضو کرے اس میں، اس لئے کہ عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔

(۳۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ۔ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا سوراخ میں۔

(۳۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم لعنتی تین چیزوں سے۔ پیخانہ کرنا گھاٹوں میں

फ़रमाई और वुजू न फ़रमाया, हमने हज़रते उमर से कहा, बेशक लोग कहते हैं कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि सोती है आँखें और नहीं सोता उनका दिल, फ़रमाया हज़रते उमर ने कि सुना मैंने हज़रते उबेद इब्ने उमैर से वो फ़रमाते हैं कि ख़्वाब अंबिया का वही है, फिर आयत पढ़ी "फ़रमाया इब्राहीम ने ऐ मेरे प्यारे बेटे बेशक देखा मैंने ख़्वाब कि मैं ज़िबह कर रहा हूँ तुझे"(बसीरतुल ईमान स॰1100)।

316 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी, उन्होंने फ़रमाया बेशक उन्होंने वुजू फ़रमाया तो धोया अपने चेहरे को कि लिया एक चुल्लू पानी तो कुल्ली की उस से और नाक में भी डाला, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो किया उसको ऐसे कि मिला दिया उसको अपने दूसरे हाथ से फिर धोया उस से अपने चेहरे को फिर लिया एक चुल्लू पानी तो धोया उस पानी से अपना दाहिना हाथ, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो धोया उस पानी से अपना बायाँ हाथ, फिर मसह किया अपने सर का, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो छिड़का अपने दाहिने पाँव पर, यहाँ तक कि धोया उसको, फिर लिया दूसरा चुल्लू पानी तो धोया उस से अपना बायाँ पाँव, फिर फ़रमाया ऐसा ही देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को वुजू फ़रमाते।

317 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कोई तुम में का जब आए अपनी बीवी के पास तो पढ़े "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरू, ऐ अल्लाह बचा तू हमको शैतान से और

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

میرا وضو و غسل ہوا کہ نہیں۔ اگر پیشاب کرنے کی جگہ کچی ہو کہ پانی وہاں رکتا ہے پانی نکلنے کا راستہ بھی نہیں تو وہاں پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ وہاں زمین گندی و نجس ہو جائیگی اور وضو و غسل میں گندا پانی جسم پر پڑ جائیگا اس حدیث شریف میں یہی شکل وصورت مراد ہے۔ اگر نہانے کی زمین پکی ہو اور اسکا پانی بھی نکل جاتا ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے مگر پھر بھی بہتر یہ ہے کہ نہ کرے۔

(۳۷۵) زمین یا دیوار یا پیڑ کی جڑ کے سوراخ کہ ان سوراخوں میں زہریلے کیڑے مکوڑے جیسے چیونٹیاں وغیرہ جانور رہتے ہیں اگر کوئی کیڑا ہے جیسے سانپ بچھو وغیرہ تو وہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور اگر سوراخ میں چیونٹیاں وغیرہ ہیں تو انہیں پیشاب سے تکلیف پہونچے گی اور ان سوراخوں میں جنات بھی رہتے ہیں انہیں تکلیف پہنچے گی اور ان سے بھی تکلیف پہنچنے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے چنانچہ سیّدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کا بھی یہی سبب ہوا کہ آپنے ایک سوراخ میں پیشاب فرمایا اور اس سوراخ میں جن تھا اس نے آپ پر حملہ کردیا اور آپ کو ہلاک کردیا (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) البتہ اگر وہ سوراخ پیشاب کرنے ہی کیلئے مقرر ہو تو پھر ایسے سوراخ میں پیشاب کرنا ممنوع و مکروہ نہیں۔

(۳۷۶) ہر وہ جگہ جو لوگوں کے آرام کرنے کی ہے یا بیٹھنے اٹھنے کی ہے یا چلنے پھرنے کی ہے وہاں پاخانہ کرنا منع ہے کیوں کہ اس نے لوگوں کی منفعت و آرام کو نقصان پہنچایا اور یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے اور ظاہر ہے کہ ظالم کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا بلکہ ظالم سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی اسے برا کہتے ہیں۔ بندوں کو بے وجہ ستانا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے کیوں کہ مذکورہ تینوں مقامات لوگوں کے فائدے کے ہیں۔ یہاں سے یہ مسئلہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مسجد کے غسل خانوں اور استنجاء خانوں میں پاخانہ کرنا سخت جرم ہے کیوں کہ یہ بھی بندوں کو ستانا ہے اور بندوں کو بلا وجہ شرعی ستانے والا عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔ گھاٹ، گزرگاہیں اور سایہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا ان تینوں مقامات پر گندگی نہیں کرنا چاہیے۔

(۳۷۷) مردوں اور عورتوں کیلئے حرام ہے کہ پاخانہ پھرنے بیٹھیں تو ایک دوسرے کا ستر دیکھیں اور پاخانہ کرتے ہوئے باتیں کرنا بھی مکروہ ہے ایک دوسرے کے سامنے ننگا ہونا بھی منع ہے۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنے سے حضرات ملائکہ کرام کو اذیت ہوتی ہے۔ بلکہ اس وقت زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں اور چھینک آجائے تو زبان سے الحمدلله بھی نہ کہیں اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب بھی نہ دیں۔ پیشاب پاخانے اور جماع کرتے وقت باتیں کرنا مطلقاً منع ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرماتا ہے جو مذکورہ حالتوں میں باتیں کرتے ہوں۔ آج کل بہت سے لوگ بیت الخلاء میں حقہ بیڑی پیتے ہیں وہ بھی اس گھناؤنے فعل سے پرہیز کریں۔

(۳۷۸) بیت الخلائیں ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں گندگی و غلاظت پڑی رہتی ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی زبان سے نہیں کرسکتے اس لئے کہ یہ جگہیں جنات اور شیاطین کے اڈے ہیں اور یہ یہاں انکی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں اسی لئے حکم ہے کہ بلاضرورت پاخانے میں نہ جاؤ اور بلاضرورت وہاں نہ بیٹھو شیطانی ٹھکانوں سے خود کو الگ تھلگ رکھنا چاہیے۔ معبودان باطلہ کو پوجے جانے کی جگہیں، شراب خانے، سنیما ہال، جوا گاہ، سٹا بازار، معمہ اور لاٹری کی دوکانیں یہ تمام شیطانی اڈے اور ٹھکانے ہیں ان سے دور و نفور رہنا ضروری ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بازاروں میں شیطان رہتا ہے اور وہاں جھوٹ اور دھوکے کا کاروبار خوب ہوتا ہے۔ دعا کے کلمات بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دل دل میں کہے کیوں کہ یہاں ذکر الٰہی منع ہے چونکہ یہ گندگیوں کی جگہ ہے۔ جب یہ دعاء پڑھ کر لیٹرین میں داخل ہونگے تو یہ دعاء جنات کی نگاہوں سے آڑ کا کام کریگی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہوں سے آڑ کا کام کرتے ہیں کہ اس دعاء کی برکت سے شیاطین اس کو نہ دیکھ سکیں گے۔

(۳۷۹) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم الله کہے پھر مذکورہ دعاء پڑھے تو شیاطین اس کا ستر نہیں دیکھ سکتے اگر کوئی ایک بھی پڑھ لے تو بھی سنت ادا ہو جائے گی مگر دونوں کا پڑھنا افضل ہے کہ بسم الله بھی پڑھے اور دعاء بھی۔

(۳۸۰) ان تمام احادیث کریمہ میں بیت الخلاء سے مراد پاخانہ کرنے کی جگہ ہے جنگل ہو یا گھر کا گوشہ یا کسی مکان کی چھت۔ عہد

وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ)

اور راستے کے درمیان اور سائے کی جگہ۔

(۳۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نکلیں دو آدمی کہ جارہے ہوں پیخانے کو

كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

کھولے ہوئے اپنی شرمگاہ کو کہ دونوں باتیں کررہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اس پر۔

(۳۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک یہ لیٹرینیں حاضر ہونے کی جگہ ہیں جنات وشیاطین کی تو جب جائے

اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ)

کوئی تم میں کالیٹرین تو چاہیے کہ کہے "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تمام گندوں سے اور گندیوں سے"۔

(۳۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سِتْرُ مَابَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پردہ ہے جنوں کی آنکھوں کے درمیان اور اولادِ آدم کے ستروں کے درمیان

اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ جب داخل ہو کوئی ان میں کالیٹرین میں تو یہ کہ کہے "بسم اللہ"۔

(۳۸۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب واپس تشریف لاتے تھے بیت الخلاء سے تو فرماتے "اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں"۔

(۳۸۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے تھے بیت الخلاء، تو حاضر کرتا میں آپکو پانی

बचा तू शैतान से उसको जो अता फ़रमाए तो हमको" तो मुक़दर फ़रमा दी जाएगी उन दोनों के दर्मियान औलाद ऐसी कि न नुक़सान पहुँचा सकेगा शैतान उसको।

318 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बीवियाँ निकलती थीं रात में जब रफ़ए हाजत करतीं "मनासा" जाए फ़रागत, और वो लम्बा चौड़ा मैदान है और हज़रते उमर अर्ज़ करते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि परदे का हुक्म फ़रमाइये अपनी अज़्दवाजे मुताहारात को, फिर भी प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐसा न फ़रमाते तो निकलीं हज़रते सौदा बिन्ते ज़मआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ज़ोजए पाक रातों में से एक रात इशा के वक़्त और थीं हज़रते सैदा दराज़ क़द औरत, तो आवाज़ दी उन्हें हज़रते उमर ने, सुनो! बेशक पहचान लिया है हमने आपको ऐ सैदा, ख़्वाहिश करते हुवे इस बात की कि आयते हिजाब नाज़िल हो, तो नाज़िल फ़रमाई अल्लाह तआला ने आयते हिजाब।

319 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्न अम्र से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि पीछे रह गए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हमसे एक सफ़र में, फिर पा लिया प्यारे नबी ने हमको उस वक़्त कि तंग हो गया था हम पर असर का वक़्त तो हम वुज़ू करने लगे और हम मसह करने लगे अपने पाउवों पर तो पुकारा प्यारे नबी ने अपनी बुलंद

نبوی میں بیت الخلاء کے نام پر کوئی خاص عمارت نہ ہوتی تھی۔ جیسا کہ آجکل مکانوں میں جنگلوں میں ''باتھروم'' کے نام سے ایک کوٹھری بنائی جاتی ہے یہ اس زمانے میں رواج نہ تھا یہ آج کی تمام لیٹرینیں بدعت ہیں۔ وہابیوں میں دم ہے تو مٹائیں یہ تمام بدعات اور لگائیں اپنا اسپیشل بدعت والا فتویٰ کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی گھسیٹ کر جہنم میں لیجانے والی ہے۔ ہے کوئی وہابی جو من مانی بدعت کی اس تعریف سے اپنے خوش فہمی کی بنیاد پر کہ وہ مومن ہے جنت میں جا سکتا ہے؟۔ لیٹرین سے واپسی پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مغفرت کی درخواست کرے کہ اس کی دو وجہ فرمائی گئی ہیں (۱) تو یہ کہ رفع حاجت میں جو وقت گزرا وہ ذکر الٰہی سے خالی گزرا اے اللہ تعالیٰ اس کمی وقصور کو معاف فرما (۲) اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر یہ انعام ہے کہ اس نے بندے کو غذا بہم پہنچائی پھر اسکے ہاضمے کا انتظام فرمایا اور انسان کے پیٹ میں بہت سی فیکٹریاں لگائیں کہ ایک فیکٹری کھانے سے خون منی پیدا کرتی ہیں اور پھر فضلے کو باہر نکال پھینکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور اس احسان وانعام کا بندے سے شکر ادا نہیں ہو سکتا بندے کی زبان اس احسان کے شکریہ سے قاصر ہے اے اللہ تعالیٰ اس قصور کو بخش دے اس وقت انسان خیال کرے کہ مجھ میں نجاست و ناپاکی ہے اور اللہ تعالیٰ سبحان وقدوس (بہت پاک) ہے اور یہ افضل ہے کہ غفرانک کے بعد یہ دعاء پڑھے الحمد لله الذی اذهب عنی الاذیٰ و عافانی (ترجمہ) ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے دور فرمادی مجھ سے ہر تکلیف اور عافیت بخشی مجھ کو۔ اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ پیارے نبی کا یہ استغفار تعلیم امت کیلئے ہے اپنے گناہوں کی معافی و بخشش کیلئے نہیں ہے کیوں کہ حضرات انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا ان میں مادۂ معصیت ہے ہی نہیں۔

(۳۸۱) شاگرد کو استاد کیلئے مرید کو مرشد کیلئے اولاد کو ماں باپ کیلئے وضو کا پانی بھر کر دینا پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کے مطابق ہے اور سعادت دارین کا سبب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا اپنے دست مبارک کو مٹی سے رگڑنا بھی تعلیم امت کیلئے ہے تا کہ ہاتھوں کو مٹی سے مانجھ کر بدبو دور کر دیجائے۔ چنانچہ استنجاء کرنے کے بعد صابن وغیرہ سے ہاتھ دھونا سنت سے ثابت ہے پیارے نبی ﷺ کا یہ فعل شریف صرف تعلیم امت کیلئے تھا ورنہ پیارے نبی ﷺ کے فضلات شریفہ میں بدبو نہ تھی یہاں تک کہ ایک بی بی صاحبہ نے پیارے نبی ﷺ کا بول شریف دھوکے سے پی لیا انہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ بول شریف ہے۔ دوسرے برتن میں وضو کا پانی لانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے برتن میں اتنا پانی نہ بچ سکا کہ اس سے مکمل وضو کر لیا جائے۔ نیز یہ مستحب ہے کہ استنجاء کرنے کیلئے برتن الگ ہو اور وضو کیلئے برتن الگ ہو جیسا کہ عام طور پر مساجد مبارکہ میں وضو کے لوٹے الگ ہوتے ہیں اور استنجاء کرنے کے لوٹے الگ ہوتے ہیں۔ استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء نہیں کرنا چاہئے کہ یہ پانی نسبتی ہو گیا اسکی تعظیم کرنا چاہئیے۔ وضو کے بچے ہوئے پانی کو یا تو کھڑے ہو کر پئیں یا پھر کھڑے ہو کر بہادیں تا کہ نسبت کی تعظیم ہو جائے اور وضو کا بچا ہوا پانی برتن میں نہ چھوڑا جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں آنے والا اس وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا کر لے۔

(۳۸۲) وضو کے بعد تھوڑا سا پانی آگے کی جانب رومال پر چھڑک لیا جائے تا کہ وسوسے اور قطرے کا شبہ پیدا نہ ہو۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ کردار بھی تعلیم امت کیلئے ہے کیونکہ آپ وسوسے اور قطرے کی بیماری سے پاک وصاف تھے۔ پانی رومالی پر نہ چھڑکیں گے اور رومالی میں تری پائینگے تو پیشاب کے قطرے کا وہم پیدا ہوگا اور اگر ایسا نہ کرینگے تو قطرے کا وسوسہ پیدا ہوگا۔ اس طریقہ کار سے وسوسے کی راہ مسدود ہو جائے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ رومالی پر پانی کا چھڑکنا قطرہ رک جانے کا ذریعہ ہو اور یہ قطرے کا علاج ہو۔

(۳۸۳) اکثر و بیشتر تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرش پر آرام فرماتے تھے اور کبھی کبھار تخت پر بھی آرام فرماتے۔ تو آپکی پائیتی کی طرف لکڑی کا ایک پیالہ رکھا رہتا کہ موسم سرما میں اگر ضرورت پڑ جائے تو باہر نہ جانا پڑے۔ یہ بھی تعلیم امت کیلئے تھا کہ اس سنت پر عمل کریگی تو سردی میں آرام بھی ملیگا اور ضرورت بھی رفع ہوگی۔ اور رات کو بیت الخلاء جانے کی زحمت بھی نہ ہوگی چونکہ بیت الخلاء شیاطین کی جگہ ہے اور شیاطین سے ضرر بہ نسبت دن کے رات کو زیادہ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

فِیْ تَوْرٍ اَوْرَکْوَۃٍ فَاسْتَنْجیٰ ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ بِاِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ۔ (رواہ ابوداؤد)

چھاگل میں یا پیالے میں تو پیارے نبی استنجاء فرماتے، پھر رگڑ لئے اپنے ہاتھ کو زمین پر، پھر میں حاضر کرتا آپکی خدمت میں دوسرا برتن تو وضو فرماتے۔

(۳۸۲) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ (رومالی) پر چھینٹا دیتے۔

(۳۸۳) حدیث شریف: کَانَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْہِ بِاللَّیْلِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ ان کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا، پیشاب فرماتے اس پیالے میں رات کو۔

(۳۸۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِماً

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیکھا مجھے پیارے نبی علیہ السلام نے اور میں پیشاب کر رہا تھا کھڑے ہوکر

فَقَالَ یَاعُمَرُ لَاتَبُلْ قَائِماً فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ)

تو فرمایا اے عمر! پیشاب نہ کیا کرو کھڑے ہوکر۔ پھر نہ پیشاب کیا میں نے کھڑے ہوکر کبھی۔

(۳۸۵) حدیث شریف: اَتَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِماً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی علیہ السلام ایک قوم کے کوڑے گھر کے قریب تو پیشاب فرمایا کھڑے ہوکر۔

(۳۸۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو بیان کرے تم سے

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَبُوْلُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوْہُ مَاکَانَ یَبُوْلُ اِلَّا قَاعِداً۔ (رواہ احمد والترمذی)

کہ پیارے نبی علیہ السلام پیشاب فرماتے تھے کھڑے ہوکر تو نہ تصدیق کرو تم اسکی کہ نہیں پیشاب فرماتے تھے وہ مگر بیٹھ کر۔

(۳۸۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَاہُ فِیْ اَوَّلِ مَااُوْحِیَ اِلَیْہِ فَعَلَّمَہٗ

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام سے مروی کہ بیشک جبریل امین آئے انکی بارگاہ میں اس پہلے موقع پر جب آپکی طرف وحی فرمائی گئی، پھر بتایا پیارے نبی کو

आवाज़ से कि अज़ाब है एड़ियों के लिये, अज़ाब है आग का, दो मरतबा या तीन मरतबा पुकारा।

320 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुजू फ़रमाते तो हरकत देते थे अपनी अँगूठी शरीफ़ को।

321 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने सुरीन ताबेई धोते थे अँगूठी की जगह को जब वुजू फ़रमाते।

322 हदीस शरीफ़:– हज़रते मोहम्मद बिन ज़्याद ने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते अबू हुरैरा से कि हज़रते अबू हुरैरा गुज़रे हमारे पास से और लोग वुजू कर रहे थे एक बरतन से तो हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कामिल करो वुजू को इसलिये कि हज़रते अबुल क़ासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि एड़ियों के लिये अज़ाब है आग का।

323 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरतों से अपनी साहबज़ादी के गुस्ल के बारे में कि शुरू करें उनके दाहिने से और मकामात वुजू से उनके।

324 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पसंद फ़रमाते थे दाहिने से शुरू करने को अपनी नालैन के पहनने में और अपने कन्घा करने में और अपनी तहारत करने में, अपने हर काम में।

325 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस बिन मालिक से मरवी, बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ہوتا ہے یہ بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا انداز رحمت و شفقت ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے نادانستہ طور پر اس پیالے میں رکھا'' قارورہ شریف'' پی لیا تو تاحیات اسکے بدن سے خوشبو پھوٹتی تھی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ کئی پیڑیوں تک اولاد بھی مہکتی رہی۔

(۳۸۴) کھڑے ہوکر بلا عذر شرعی پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور طریقہ کفار ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ کھڑے کھڑے پیشاب کرلیا کرتے تھے۔ اگر کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں بے پردگی یا کپڑوں پر چھینٹ پڑے یا مشابہت کفار کیلئے ہو مکروہ تحریمی ہے اور مجبوری کی حالت میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے۔ احکام شرعیہ عام نہ ہوئے ہوں اور آپکو علم نہ ہو اور آپ نے پرانی روش پر عمل کیا ہو یا پھر یہ کہ حضرت فاروق اعظم کو کوئی شرعی عذر ہو۔

(۳۸۵) یا تو اس جگہ نجاست کے بکھرے ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کی جگہ ہی نہ ہوگی۔ یا آپکے پائے اقدس میں کوئی زخم ہوگا یا کمر مبارک میں درد ہوگا جسکے لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مفید ہوگا۔ اطباء کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر انگارے پر پیشاب کرنا ستر بیماریوں کا علاج ہے (مرقاۃ شریف' لمعات شریف) اس موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کسی اونچے مقام پر کھڑے ہوئے ہونگے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے حفاظت ہو سکے۔ یہ تعلیم تھی کہ عذر شرعی کے موقع پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بلا کراہت درست ہے۔

(۳۸۶) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے علم کی خبر دی ہے کہ آپنے کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے دولت سرائے اقدس میں پیشاب کرتے نہیں دیکھا۔ اور جس حدیث شریف میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مرقوم ہے وہ گھر سے باہر کا واقعہ ہے اور وہ بھی عذر کے باعث تھا اور وہ بھی نادر تھا اور نادر معدوم کے مانند ہوتا ہے۔ اور جو عذر کے سبب سے ہو وہ مستثنیٰ ہوتا ہے۔

(۳۸۷) حدیث شریف میں مذکور پہلی وحی کے موقع سے مراد حضرت جبریل امین علیہ السلام نے وضو کر کے بتایا یا شب معراج کے بعد کی پہلی وحی ہے جس سے نماز کی فرضیت ہوئی اور اعلان نبوت کے تیرھویں سال کی بات ہے۔ کیونکہ شب معراج سے پہلے قرآن کریم میں نہ نماز آئی تھی نہ وضو آیا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے اجتہاد سے یہ تمام اعمال حسنہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت جبریل انسانی شکل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کی تعلیم کیلئے وضو کر کے دکھا رہے تھے اور شرمگاہ پر یعنی شرمگاہ پر جو کپڑا تھا اس پر پانی چھڑک کر دکھا رہے ہیں تاکہ امت مسلمہ کو عملی طور پر بتا دیا جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جبریل امین کیا سکھائیں گے وہ تو پہلے ہی سے سب کچھ جانتے تھے۔ اعلان نبوت سے پہلے غار ثور میں اعتکاف اور عبادت کرتے تھے۔ مگر اب یہ احکام شرعیہ بن گئے۔ حضرت جبریل نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سکھایا نہیں بلکہ پہونچایا کیونکہ جبریل امین خادم دربار رسالت ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مخدوم عالم ہیں۔ جبریل امین آپکے استاد نہیں آپکو سکھانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ جو کپڑا شرمگاہ پر ہے اس پر پانی کی چھینٹ دنیاوی وسوسوں کو دفع کرتی ہے۔ یہ وسوسوں کا علاج ہے۔

(۳۸۸) یا تو یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے کی ہے جس میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نام لیکر پکارنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپسمیں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶۰) اس آیت کریمہ کی روشنی میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو انکا نام پاک لیکر پکارنا حرام ہے۔ جب رب نے نام لیکر نہ پکارا تو باقی سبکی کیا مجال۔ شعر

آپکا ذکر جسمیں نہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت جبریل نے تو القاب و آداب ہی سے پکارا ہوگا۔ یہ الفاظ بر سبیل انکسار خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ہوں۔

(۳۸۹) اس حدیث شریف میں سنت سے مراد سنت مؤکدہ ہے۔ ورنہ باوضو رہنا سنت مستحبہ ہے۔ جو کام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہمیشہ فرمائیں وہ سنت مؤکدہ ہے اور جسکا حکم بھی فرمائیں وہ واجب ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

الْوُضُوْءَ وَالصَّلوٰةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَآءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهٗ۔ (رواہ احمد)

وضو اور نماز، پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو لیا ایک چلو پانی کا تو چھڑکا اس کو اپنی شرمگاہ (رومالی) پر۔

(۳۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَ نِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَامُحَمَّدًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبریل تو کہا جبریل نے اے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ۔ (رواہ الترمذی)

جب وضو فرمائیں آپ تو پانی چھڑک لیا کریں۔

(۳۸۹) حدیث شریف: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهٗ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَاهٰذَا یَاعُمَرُ

ترجمہ: پیشاب فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کھڑے ہوئے حضرت عمر انکے پیچھے۔ پانی کا ایک کوزہ (لوٹا) لیکر، تو فرمایا انہوں نے یہ کیا ہے اے عمر؟

فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّاُ بِهٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔ (رواہ ابوداؤد)

تو عرض کیا حضرت عمر نے پانی ہے، وضو فرمائیں گے آپ جس سے، فرمایا نہیں حکم دیا گیا ہوں کہ جب پیشاب کروں میں تو وضو کروں اور اگر کرتا میں تو ہو جاتا سنت

(۳۹۰) حدیث شریف: اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ لَمَّا نَزَلَتْ "فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْنَ وَاللّٰهُ

ترجمہ: بیشک یہ آیت کریمہ جب نازل ہوئی "اس (مسجد) میں کچھ مرد ہیں جو محبوب رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاک ہوں اور اللہ

یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ

محبوب رکھتا ہے خوب پاک ہونے والوں کو" (بصیرۃ الایمان ص ۴۷۶) تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جماعت انصار بیشک اللہ تعالیٰ نے

قَدْ اَثْنٰی عَلَیْكُمْ فِی الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّاُ لِلصَّلوٰةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

تعریف فرمائی ہے تمہاری پاکی کے بارے میں تو تمہاری پاکی کیا ہے؟ حضرات انصار نے عرض کیا ہم وضو کرتے ہیں نماز کیلئے اور غسل کرتے ہیں، ہم جنابت سے

وَنَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَیْكُمُوْهُ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اور استنجاء کرتے ہیں پانی سے، تو فرمایا پیارے نبی نے وہ یہی پاکی ہے تو تم اس کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और वक़्त हो चुका था नमाज़े असर का, तो तलाश किया हज़राते सहाबा ए किराम ने वुज़ू का पानी तो उन्होंने न पाया तो लाया गया वुज़ू का पानी बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में थोड़ा सा पानी, तो रखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस पानी के बरतन में अपना दस्ते मुबारक और हुक्म फ़रमाया हज़रात सहाबा ए किराम को यह कि वुज़ू करें वो उस पानी से, हज़रते अनस ने फ़रमाया कि मैंने देखा पानी उबल रहा है प्यारे नबी की प्यारी उँगलियों के नीचे से, यहाँ तक कि वुज़ू कर लिया उनके आख़री सहाबी ने।

326 हदीस शरीफ़:– हज़रते मोहम्मद इब्ने सुरीन से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रत उबैदा से, हमारे पास बाल शरीफ़ है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का, पाया है हमने उसको हज़रत अनस से या उनके अहले ख़ाना से, तो हज़रते उबैदा ने फ़रमाया यह कि होता मेरे पास एक बाल शरीफ़ प्यारे नबी का तो ज़्यादा महबूब होता मुझको दुनिया से और जो कुछ दुनिया में है।

(12) वुज़ू वाजिब करने वाली चीज़ों का बाब

327 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कुबूल होती नमाज़ उसकी जिसका वुज़ू टूट गया, यहाँ तक कि वुज़ू करे।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

امت کی آسانی کیلئے کبھی کبھی مستحب کاموں کو چھوڑ بھی دیا ہے اور چھوڑنا بھی پیارے نبی ﷺ کیلئے باعث ثواب ہے کیونکہ اس میں بھی تعلیم وتبلیغ ہے۔اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بعدِ پیشاب ہمیشہ وضوفرماتے تو وضو بعد پیشاب سنت ہوجاتا اور حکم بھی فرماتے تو بعد پیشاب وضوکرنا واجب ہوتا اور اس صورت میں عمل نہ کرنے پر گناہگاری دامن گیر ہوتی اعمال نامہ سیاہ ہوجاتا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہمیشہ اس عمل کو نہ فرماکر اور حکم نہ فرماکر اپنی امت کیلئے آسانی فرمادی۔حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے نبی ﷺ کی خدمت کیلئے حکم کا انتظار نہ فرماتے بلکہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کب خدمت کا موقع ملے اور دارین کی سعادتوں کو سمیٹا جائے یہ ہے عظمت صحابۂ کرام۔

(۳۹۰) اس آیت کریمہ میں مسجد قبا شریف کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو وہاں نماز ادا فرمانے کو فرمایا گیا ہے۔اس مسجد قبا شریف کے پاس صحابۂ کرام کی مقدس جماعت ''انصار'' سکونت پذیر تھی اور وہی عام طور پر مسجد قبا شریف میں نمازیں ادا فرماتے تھے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ بھی اس مسجد قبا شریف میں نماز ادا فرمایا کریں۔اس سے معلوم ہوا کہ جس مسجد کو بزرگوں نے بنایا ہو یا بزرگوں نے وہاں نماز پڑھی ہو یا بزرگان دین قریب رہتے ہوں یا دفن ہوں تو وہاں نماز کا پڑھنا زیادہ سعادت وبرکت کی بات ہے۔اور ارادۃً وہاں جاکر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔اس آیت کریمہ کی باقی تفصیلات کو جاننے کیلئے ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' کا مطالعہ فرمائیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابۂ کرام'' جماعت انصار'' کے جواب کو سنکر لوگ طہارت کاملہ کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا تو خود ارشاد پاک ہے کہ ''نہیں پوشیدہ ہے مجھ پر تمہاری نماز'' ''سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پیاری امت کے تمام اعمال کی خبر ہے۔یاد رکھیں کہ اگر نجاست پھیل جائے اور روپے سے زیادہ جگہ لتھڑ جائے تو پھر اسکا دھونا فرض ہے۔اب ڈھیلوں پر کفایت نہ ہوگی۔ڈھیلوں پر کفایت خشک پاخانے پر ہے۔

(۳۹۱) بے وقوف لوگ اچھی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔چنانچہ اس مشرک نے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کا مذاق اڑایا۔زندگی کے تمام چھوٹے بڑے مسائل کو حل کرنا اور انکے لئے نظام دینا یہ پیارے نبی ﷺ کا طرۂ امتیاز ہے۔آپکی سیرت طیبہ نے زندگی کے ہر شعبے اور حیات کے ہر گوشے کو رہنمائی و روشنی سے نوازا ہے۔شعر:

سیرت مصطفےٰ کا ہر اک باب ہے
روشنی' روشنی' روشنی' روشنی (یاحبیب)

پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری سیرت میں ہماری زندگی کے ہر گوشے اور ہر شعبے کو سرفراز فرماکر ہمیں کسی کا محتاج نہ رکھا اور ہمیں سب کچھ بتادیا ہے سکھادیا ہے چنانچہ ۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ ایک عیسائی مبلغ، فقیر قدیری کے پاس آیا اور اس نے اپنے دھرم کے بارے میں ڈینگیں مارنا شروع کردیں اور کہا کہ ہم اپنے دھرم کی خوبیاں دکھا کر لوگوں کو عیسائی بننے کی دعوت دیتے ہیں فقیر قدیری نے فوراً کہا کہ بتایئے کہ آپکے دھرم میں بیت الخلاء جانے کا کیا طریقہ ہے۔بیت الخلاء سے آنے کا کیا طریقہ ہے اس عیسائی مبلغ نے کہا اس میں طریقہ کیا ہے جانا ہے چلے جائیں اور فارغ ہونے کے بعد آنا ہے آجائیں۔فقیر قدیری نے کہا کہ آپ مسلمانوں کے حلقے سے نکل جائیں کیوں کہ مسلمانوں کا دین اسلام مکمل ہے اس میں تمام ہی مسائل کا حل موجود ہے اور ہر کام کا طریقہ موجود و مذکور ہے آپ نامکمل دھرم لے کر آئے ہیں اور ہم کامل و اکمل دین و اسلام والے ہیں۔کامل دین اسلام والے ناقص دھرم کو کیوں کر قبول کریں گے وہ عیسائی مبلغ اپنا سامنہ لے کر چلا گیا پھر اسے کبھی مرادآباد شریف میں نہ دیکھا گیا الحمد للہ رب الغلمین.

(۳۹۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیار نبی ﷺ جنگل یا کسی بھی کھلی جگہ پیشاب فرماتے تو ڈھال کی آڑ فرمالیتے کیوں کہ پیشاب کرتے وقت شرمگاہ ہی کا چھپانا کافی ہے ڈھال چھوٹی ہوتی ہے اس سے جسم کا تھوڑا سا حصہ ہی چھپ سکتا ہے۔اسلام سے پہلے عرب میں بے غیرتی بے حیائی کا ایسا چلن تھا کہ جس مرد کو پیشاب پاخانے کی ضرورت ہوتی تو شرم وحیا کی ارتھی سجاکر سکے سامنے ننگے ہوکر

(۳۹۱) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّىْ لَاَرٰى

ترجمہ: سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک نے مشرکوں میں سے کہا اور وہ مذاق کر رہا تھا کہ میں دیکھتا ہوں

صَاحِبُكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى الْخَرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ

کہ تمہارے مالک سکھاتے ہیں تم کو پیخانے کرنے تک کو، میں نے کہا ہاں۔ حکم دیا ہمارے مالک نے ہمکو یہ کہ نہ منھ کریں قبلے کو اور نہ استنجاء کریں ہم

بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِىْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ۔ (رواہ مسلم و احمد)

اپنے داہنے ہاتھ سے اور نہ کفایت کریں ہم کم تین پتھروں سے، نہ ہو ان میں گوبر، نہ ہو ہڈی۔

(۳۹۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ

وَفِىْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ

اور انکے دست پاک میں ڈھال تھی، تو رکھا ڈھال کو، پھر پیارے نبی بیٹھ گئے تو پیشاب کیا ڈھال کی طرف، تو ایک نے کفار میں سے بکواس کی کہ انہیں دیکھو کہ

يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِىُّ ﷺ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ تو سنا اس بکواس کو پیارے نبی ﷺ نے تو فرمایا افسوس تجھ پر، تجھے معلوم نہیں کہ کیا آفت پہونچی بنی اسرائیل کے ایک شخص کو

كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِىْ قَبْرِهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ جب بنی اسرائیل کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کھرچ دیتے قینچیوں سے، تو منع کیا اس نے انہیں تو عذاب دیا گیا اپنی قبر میں۔

(۳۹۳) حدیث شریف: عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ اِبْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ

ترجمہ: سیدنا حضرت مروان اصفر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ بٹھائی انہوں نے اپنی سواری

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ هٰذَا

قبلہ رخ، پھر بیٹھے، پیشاب کرنے لگے سواری کی طرف، تو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا ایسا نہیں ہے کہ منع فرمایا گیا ہے اس (قبلے رخ پیشاب کرنے) سے؟

---

328 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कुबूल की जाती नमाज़ बिना तहारत के और न कुबूल किया जाता है सदका़ खै़रात ख़्यानत के माल से।

329 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मोमिनीन हज़रते अली रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था मैं मर्द बहुत मज़ी वाला तो मैं शर्माता था यह कि सवाल करूँ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उनकी बेटी के घर में होने की वजह से तो मैंने हुक्म दिया हज़रते मिक़दाद को, तो उन्होंने पूछा प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने धोएँ अपनी शर्मगाह और वुज़ू कर लें।

330 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते हैं कि वुज़ू करे उसकी वजह से जिसको पहुँचे आग।

331 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तनावल फ़रमाया शाना बकरी का फिर नमाज़ पढ़ी और वुज़ू न फ़रमाया।

332 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा, क्या हम वुज़ू करें बकरी के गोश्त की वजह से? फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर तू चाहे तो वुज़ू कर ले और अगर तू चाहे तो मत वुज़ू कर, फिर उसने कहा, क्या हम वुज़ू करें ऊँट के गोश्त की वजह से? फ़रमाया हाँ,

پیشاب و پاخانہ کرلیا کرتے تھے آج بھی جہلاء کفار و مشرکین میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جہاں چاہا بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔ ستر اور شرم و حیا یہ اسلام کی دین ہے اور یہ بے غیرت اس غیرت بھری تعلیم اور حیا کے طریقے کا بڑی بے غیرتی سے مذاق اڑاتے ہنسی بناتے ہیں۔ بخار والے کو میٹھی چیز بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس بے ایمان کی تفہیم فرمائی کہ بنی اسرائیل نے ایک ایسی بات کو منع کیا جو نفس پر گراں تھی تو اس مشورہ دینے اور منع کرنے سے کہ پیشاب کے لگ جانے سے جسم کو نہ کھرچا اور چھیلا جائے وہ شخص عذاب قبر میں گرفتار ہوگیا اب اگر تو مجھے اس حیاء و شرم اور حجاب و ستر سے منع کر رہا ہے اور اس کا مذاق اڑا رہا ہے جو نہ نفس پر بھاری ہے اور نہ تکلیف و نقصان کا باعث ہے اب غور کر کہ تیرا حال کتنا ابتر ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس بے ایمان کی بکواس کی طرف التفات نہ فرمایا اور اس کے مذاق کا جواب نہ دیا بلکہ نرمی سے اور مثال سے اسے سمجھا دیا۔ شعر:

عدو کے ظلم و ستم پر دعائیں فرمائیں
مرے حضور کے اخلاق کی مثال نہیں (یا نبی)

(۳۹۳) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ آپ قبلہ رُخ پیشاب فرمارہے تھے تو ایک تابعی سیّدنا حضرت مروان اصفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکی اس روش پر تعجب ہوا اور متعجب ہوکر پوچھ رہے ہیں۔ اس سوال کے ضمن میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرات صحابۂ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہی مشہور تھا کہ مطلقاً قبلہ رو پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے لہٰذا یہ حدیث شریف بھی مسلک امام اعظم کی مؤید و دلیل ہے۔ اور بھی بہت سی احادیث کریمہ سے یہی ثابت ہے کہ پیشاب پاخانہ کرنے میں قبلہ رو ہونا ممنوع ہے جیسا کہ گزر چکا ہے نیز یہ کہ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر کا اپنا اجتہادی فتویٰ ہے چونکہ کسی حدیث مرفوع میں جنگل اور بستی کا یہ فرق موجود نہیں ہے جو حضرت عبداللہ ابن عمر نے بیان فرمایا۔

(۳۹۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہِ عالی جاہ میں جنات کی جماعتیں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوتی تھیں ایک مرتبہ جنات کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو سیّدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی بارگاہ رسالت میں حاضر تھے۔ ہڈیاں اور کوئلہ جنات کی غذا ہیں اور گوبر ان کے جانوروں کی غذا ہے یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ ہڈی جنات کی غذا ہے اور کوئلہ کے ذریعہ پکاتے، سینکتے اور روشنی کرتے ہیں۔

قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بس منع فرمایا گیا ہے اس سے کہ کھلے میدان میں۔ پھر اگر ہو تمہارے درمیان اور قبلے کے درمیان کوئی چیز جو پردہ کرے تیرا تو حرج نہیں

(۳۹۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنَّانِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُمَّتَكَ اَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْرَوْثَةٍ اَوْ حَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن مسعود سے مروی جب آیا گروہ جنات پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو جنات نے کہا یارسول اللہ بیشک آپ کی امت استنجاء کرتی ہے ہڈی سے، گوبر سے، کوئلے سے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے ہمارے لئے اسمیں رزق۔ تو منع فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔

कि वुजू कर ऊँट के गोश्त की वजह से, उस ने पूछा मैं नमाज़ पढ़ूँ बकरियों के बंधने की जगह? तो फ़रमाया हाँ, उस ने पूछा, क्या नमाज़ पढ़ूँ मैं ऊँटों के बँधने की जगह? फ़रमाया नहीं।

333 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पाए कोई तुम में से अपने पेट में कुछ फिर मुशतबा हो जाए उस पर कि निकला है उसके पेट से कुछ या नहीं तो वो न निकले मस्जिद से यहाँ जक कि सुन ले आवाज़ या पाए बदबू।

334 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नोश फ़रमाया दूध तो कुल्ली फ़रमाई और फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इसमें चिकनाई है।

335 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अदा फ़रमाई नमाज़ें फ़तहे मक्का के दिन एक वुजू से और मसह फ़रमाया अपने चमड़े के मोज़ों पर, तो हज़रते उमर ने कहा प्यारे नबी से कि एक काम फ़रमाया है प्यारे नबी ने आज कि न करते थे उसको, तो फ़रमाया कि जान बूझ कर किया है मैंने इसको ऐ उमर।

336 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुवैद बिन नोमान से मरवी कि बेशक वो निकले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ख़ैबर के साल, यहाँ तक कि जब प्यारे रसूल थे मक़ामे सेहबा में और मक़ामे सेहबा ख़ैबर से क़रीब है तो प्यारे रसूल ने नमाज़ अदा फ़रमाई असर की, फिर मंगाया प्यारे

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari